فقہ الصلوۃ

ٹرین ،بس اور جہاز میں استقبال قبلہ اور نماز کا حکم

مولانا مفتی عظمت اللہ بنوی

استاد شعبہ تخصص فی الفقہ جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان(بنوں)

سمت قبلہ کے بارے میں کچھ معروضات:

نماز کی شرائط میں سے ایک شرط ''قبلہ کا استقبال'' ہے جن لوگوں سے کعبہ دور اور نگاہوں کے سامنے نہ ہو۔ان کیلئے یہ بات ضروری نہیں کہ بعینہ قبلہ ان کے سامنے پڑے البتہ ان کے لئے کافی ہے کہ ان کی نماز قبلہ کی سمت اور جہت میں ہو جیسا کہ بدائع الصنائع میں اس کی وضاحت موجود ہے لہذا (بدائع الصنائع ج اص ۱۱۸)

اگر قبلہ کا غالب گمان ہو کہ جہت کعبہ ہے تو عمل کر لینا کافی ہے چنانچہ اسی بنیاد پر اس بات کو کافی قرار دیا گیا ہے کہ پرانے تعمیر شدہ مساجد اور محرابوں کو بنیاد بنا کر یا ستاروں کو دیکھ کر سمت قبلہ کا تعین کیا جائے فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔جهة الكعبة تعرف بالدليل في الامصار والقرى المحاريب التي نصبها الصحابة والتابعون فعلينا اتباعهم فان لم تكن فالسؤال من اهل ذالک الموضع واما في البحار المفاوز فدليل القبلة النجوم.(فتاوی هندیه: ج ا ص ٣٦ فصل في استقبال القبلة (مكتبه بيروت)

ترجمہ: جہت قبلہ دلیل سے سمجھی جائے شہروں اور دیہاتوں میں صحابہ اور تابعین کی نصب کی ہوئی محرابیں ہمارے لئے بدرجہ دلیل ہیں اور ہمارے ذمہ اسی کی تابعداری ہے۔پھر اگر محرابیں نہ ہو تو اس مقام کے قبلہ کے بارے میں پوچھنا چاہئے اور جہاں تک سمندروں اور میدانوں کا تعلق ہے تو وہاں شریعت نے قبلہ کیلئے تاروں کو بنیاد ٹھہرایا ہے۔

قبلہ نما اس بات کی گمان غالب پیدا کرنے کے لئے کافی ہے جیسا کہ مختلف جہات اور سمتوں کو بتانے والے آلات کے تجربے اور استعمال سے اندازہ ہوتا ہے البتہ قبلہ سے 25 ڈگری سے کم تک کا ٹھہرایا گیا ہے۔اگر 25 ڈگری یا اس سے زیادہ ہو تو نماز نہیں ہوگی۔اگر کسی میدان یا علاقے میں قبلہ معلوم نہ ہو اور نہ ہی وہاں کوئی فرد بشر ہو جس سے قبلہ معلوم کیا جائے تو اس صورت میں تحری (غور فکر) کے بعد جس طرف طبعیت کا رجحان ہو کہ قبلہ اسی طرف ہوگا۔اسی طرف نماز پڑھنا درست ہوگا۔

جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ہے:

قال ابن عابدين (تحت قوله كا لقطب)وعلى ماوضعوه الهامن الآلات كالربع والاصطرلاب فانها لم تفدالیقین تفد غلبة الظن للعالم بها وغلبة الظن كافية في ذالک(الدر المختار على الرد الحتار: ج ا ص ۴۳۰ کتاب الصلوة،اركان الفرائض)

ٹرین میں استقبال قبلہ:

ٹرین اپنی وضع کے لحاظ سے اس نوعیت کی ہے کہ اس میں قبلہ کا استقبال کیا جاسکتا ہے اور درمیان میں اگر انحراف پیدا ہوجائے تو قبلہ درست کیا جاسکتا ہے اس لئے ٹرین میں فرض نمازوں کے وقت بھی اور دوران نماز بھی قبلہ کا استقبال ضروری ہے اگر نماز قبلہ رخ ہوکر شروع کی، درمیان میں ٹرین نے رخ بدلہ تو اپنا رخ بھی قبلہ کی طرف بدلنا چاہئے اور اس کی نظیر فقہ کی وہ جزئیہ ہے۔ جولنگر انداز کشتی کے متعلق فقہائے کرام نے لکھا ہے۔ چنانچہ علامہ ابن عابدین تحریر فرماتے ہیں۔ المربوطة بلجة البحران کان الریح یحرکھا شدید فکالسائرة والا فکالواقفة ویلزم استقبال القبلة عند الافتتاح وکلما دارت ص ۶۱۴، ج ۱)

خلاصہ کلام یہ ہے۔

ٹرین اگر کھڑی ہے زمین پر مستقر نہ ہواور باہر نکل کر نماز پڑھنے کا موقع ہوتو ٹرین کے اندر نماز پڑھنا درست نہیں ہوگی البتہ اگر ٹرین چل رہی ہو تو استقبال قبلہ کا لحاظ کرتے ہوئے حالت قیام ورکوع میں نماز پڑھی جائے جبکہ استقبال قبلہ، قیام ورکوع پر قادر ہواور ٹرین کے مڑنے کے ساتھ ساتھ استقبال قبلہ کا لحاظ رکھنا ہوگا۔ استقبال قبلہ قیام ورکوع پر قادر نہ ہونے کی صورت میں بلا استقبال قبلہ وبلا قیام ورکوع نماز ادا کرانا درست ہے۔

ہوائی جہاز میں نماز کا حکم:

ہوائی جہاز میں بوقت پرواز کے سلسلہ میں اکابر علماء کے درمیان اختلاف ہے کہ اس حالت میں پڑھی گئی نماز صحیح ہے یا نہیں؟ اس لئے بہتر اور مناسب یہ ہے کہ اگر جہاز کے اندر سے اترنا اور اس سے نکل کر نماز پڑھنا ممکن ہوتو جہاز میں نماز نہ پڑھی جائے اور اسی حالت میں پڑھ لیا تو حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم لاجپوری صاحب فرماتے ہیں کہ اس نماز کا اعادہ کرنا بہتر ہے ضروری نہیں البتہ وہ لوگ جو ہوائی جہاز میں بکثرت سفر کرتے ہیں یا اس میں ملازمت کرتے ہیں بوجہ حرج عظیم ان کے لئے اعادہ کا حکم نہیں۔ (فتاویٰ رحیمیہ: ج ۲ ص ۳۶۱) مفتی سعید پالنپوری صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر جہاز میں بحالت پرواز قیام، رکوع سجود اور سمت قبلہ پر قدرت ہوتو نماز بلاشبہ درست ہے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

پانی جہاز اور کشتی میں نماز:

پانی جہاز اور کشتی اگر چل رہی تو بغیر عذر بھی بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے تاہم اولیٰ بہتر یہ ہے کہ اگر ممکن ہوتو قیام کے ساتھ نماز پڑھے اور باہر نکل کر پڑھے اگر کشتی یا بحری جہاز چل نہ رہی ہو بلکہ کھڑی ہوتو اس کی دو صورتیں ہوگی ایک یہ کہ بحری جہاز اور کشتی کے تلے زمین پر ٹیکا ہوا اس میں نماز درست ہوجاوے گی بشرط یہ کہ قیام کے ساتھ پڑھی گئی ہو اور اگر کشتی مستقر نہ ہو اور نکل کر نماز پڑھنا ممکن ہوتو اس میں نماز صحیح نہ ہوگی۔ صلی الفرض فی فلک جار قاعداً بلاعذر صح. وقالا لا یصح الابعذر والمربوطة فی الشط کالشط

فقال الشامی وظاهر مافی الهداية وغيره الجواز قائماًمطلقاً سواء استقرت على الارض اولاوصرح فی الايضاح معناه فی الثانی حسيت امكنه الخروج اللحاقا بالداية (شامی : ج ا ص ۸۹)

مولانا مفتی عزیز الرحمان صاحب تحریر فرماتے ہیں

اگر فی الحقیقت ہجوم ابن قدر باشد کہ حرکت رکوع وسجود ممکن نسبت ونیز بر صلوۃ از خارج ریل قادر نسیت، بلا استقبال قبلہ وبلا قیام ادا کند بحوالہ فتاوی دار العلوم دیوبند: ج۲ص۱۴۶)

بس میں استقبال قبلہ اور نماز کا حکم:

بس چونکہ اپنی ساخت کے اعتبار سے اس طرح ایجاد کی گئی ہے کہ اس میں نہ تو استقبال قبلہ پر آدمی قادر ہوسکتا ہے۔ اور نہ ہی کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر ہوسکتا ہے۔

اور سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ بس کی کسی بھی طرح زمین سے کوئی علاقہ نہیں اس لئے ان وجوہات کی وجہ سے اکابر علماء نے بس میں نماز پڑھنے کو درست نہیں کہا۔ البتہ زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ نماز قضاء ہونے کی اندیشہ سے نماز پڑھ لیں۔ بعد میں اس نماز کا اعادہ کر لیں۔

نرخنامہ برائے اشتہارات

بین الاقوامی معیار کا تحقیقی سہ ماہی مجلہ

''المباحث الاسلامیہ (اردو)''

Ret List for Advertisement

Quarterly International Magazine ALMABAHIS-AL-ISLAMIA

(1) آخر صفحہ رنگین........4000روپے (2) اندورن آخر صفحہ رنگین.......3000روپے

(3) اندرون صفحہ اول رنگین.........3,000روپے (4) مکمل صفحہ سادہ.........1500روپے

(5) آدھا صفحہ سادہ.........1000روپے (6) ایک تہائی صفحہ سادہ.......500روپے

یہ پاکستان اور دنیا بھر کے لائبریریوں کا واحد منتخب اسلامی تحقیقی مجلہ ہے۔

اپنے کاروبار کی تشہیر کے لئے سہ ماہی مجلہ ''المباحث الاسلامیہ (اردو)'' میں اشتہار دے کر ہم خرما وہم ثواب کے مصداق بنیں۔

برائے رابطہ: دفتر جدید فقہی تحقیقات، جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان بنوں

فون: 0928-331353 فیکس: 0928-331355